



## سوال

(179) ترک نماز سے خارج ازلت ہونا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے :

فمن ترکها متعمداً فقد خرج من الملة" - الترغیب والترہیب : ۷۹۷، مجمع الزوائد ۴/۲۱۶

جس نے عمداً نماز چھوڑی تو وہ ہماری حالت ملت سے خارج ہو گیا۔ اس حدیث تخریج درکار ہے۔ (محمد محسن سلفی کرہی)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

امام طبرانی نے فرمایا: "حدیث صحیحی بن المویب العلاف : حدیثنا سعید بن ابی مریم : حدیثنا نافع بن یزید : حدیثنا سیار (فی اصل : سکن) بن عبد الرحمن عن یزید بن قودر (فی اصل : قودر) عن سلمة بن شریح عن عبادة بن الصامت قال : اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع خلال فقال : لا تشركوا باللہ شیئاً وان قطعتم فقد خرج من الملة، والا ترتكبوا المعصية فانها سخط اللہ ولا تقر بوا الخمر فانها راس الخطايا كلها ولا تفروا من الموت او القتل وان كنتم فيہ ولا تعصوا والديك وان امرک ان تخرج من الدنيا كلها فانخرج ولا تضع عصاك عن اهلك وانصضم من نفسك (جامع المسانيد والسنن لابن كثير 7/119 ح 4867)

اسے محمد بن نصر المروزی (تعظیم قدر الصلوۃ 2/889 ح 920، وهو کتاب الصلوۃ) امام بخاری (التاریخ الکبیر 4/75 مختصر) ابن ابی حاتم الرازی (التفسیر 5/1414 ح 8058 مختصراً) ہیثم اللکائی (شرح اصول واعتماد اہل السنۃ والجماعۃ 823، 4/822 ح 1522) فیما یقال) نے سعید بن ابی مریم المصری : ثقہ ثبت فقیہ / تقریب التہذیب : (2286) کی سند سے روایت کیا ہے، ضیاء المقدسی نے کتاب : الاحادیث المختارہ (4/287-288 ح 351) میں امام طبرانی کی سند اور (ح 350) دوسری سند سے سعید بن ابی مریم سے روایت کیا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں : "لا يعرف اسنادہ" اس کی سند معروف نہیں ہے۔

سلمہ بن شریح کو ابن جہان نے کتاب الثقات (4/318) میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ضیاء المقدسی نے اس کی حدیث کو المختارہ میں لا کر صحیح قرار دیا ہے جو کہ توہین ہے۔

یزید بن قودر کو بھی ابن حبان اور ضیاء المقدسی نے ثقہ قرار دیا ہے، باقی راوی ثقہ و صدوق ہیں۔ اس لحاظ سے یہ سند حسن ہے لیکن شیخ البانی نے سلمہ بن شریح کے بارے میں حافظ ذہبی کے قول: "لا یعرف" (میزان الاعتدال 2/190 ت 3402) سے استدلال کرتے ہوئے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور الترغیب والترہیب للمندری کے تین معلقین کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

**"ولا شاذ لفقره الخروج من الملة وغيره باو قد وقع في مثله بعض من تطن فيه العلم من الكتاب المعاصرین"**

اور ملت (اسلامیہ) سے خروج وغیرہ کے فقرے کا کوئی شاذ نہیں ہے، معاصر لکھاریوں میں سے بعض (یعنی شیخ عبدالرحمن بن عبد الجبار الفرالموئی - البندی) جن کے علم کے بارے میں ہم (حسن) ظن رکھتے ہیں اسی خطا میں گمگئے ہیں (یعنی اس روایت کو شواہد کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے۔) (ضعیف الترغیب والترہیب 1/161، تحت ح 300)

تنبیہ: حافظ اس کی صرف ایک ہی سند ہے ممکن ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ "باسنادین عن سعید بن ابی مریم" واللہ اعلم۔ اب اس حدیث کے شواہد کا جائزہ درج ذیل ہے:

(1) عن ابی الدرداء قال: اوصانی خلیل صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تشرك بالله شیتا وان قطعت وحرقت ولا تترك صلوة مكتوبة متعمداً فمن تركها فقد برئت منه الذمته ولا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مجھے میرے خلیل نبی ﷺ نے وصیت فرمائی: یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا گرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں اور تمہیں جلا دیا جائے تو بھی فرض نماز ترک نہ کرنا۔ جس نے اسے (نماز کو) چھوڑ دیا تو وہ ذمے سے بری ہے۔ شراب نہ پینا کیونکہ ہر برائی کی جڑی ہی (شراب) ہے (سنن ابن ماجہ 4034/3371 مختصر اسندہ حسن وحسنہ البوصیری وقال الابانی فی الاول حسن "فی الثانی" صحیح "یعنی بشواہد)

(1) عن امیمة مولاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال لا تشرك بالله شیتا وان قطعت وحرقت بالنار ولا تعصين والديك وان امرال ان تحلي عن اهلك ودنياك فخله ولا تشرب خمر افانها راس كل شر ولا تترك صلوة متعمداً فمن فعل ذلك باء سخط من اللہ وماواه جهم وبس المصير ولا تزاد ان في تحوم ارضك فمن فعل ذلك ياتي به على رقبته يوم القيامة من مقدار سبع ارضين وانفق على اهلك من طولك ولا ترفع عصاك عنم واطفئهم في اللہ" (الطبرانی فی الکبیر 190/24 ح 479 وقال البيهقي: وفيه يزيدي بن سنان الرهاوي وثقه وغيره تضعيفه وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد 217/4)

یزید بن سنان الرهاوي ضعیف قرار دیا ہے۔

(2) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تشرك بالله وان قتل وحرقت ولا تعتن والديك وان امرك ان تخرج من اهلك وما لك ولا تترك صلوة مكتوبة متعمداً فان من ترك صلوة مكتوبة متعمداً برئت منه ذمته اللہ ولا تشرب خمر افانها راس كل فاحشيه واياك والمعصية حل سخط اللہ عز وجل واياك والفرار من الرنخت وان يلك الناس واذا اصاب الناس موتان وانت منهم فاثبت وانفق على عياك من طولك ولا ترفع عصاك اداوا واطفئهم في اللہ" (احمد 5/238 ح 22425)

یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ حافظ المندری نے کہا:

فان عبد الرحمن بن جيمير بن نفيير لم يسمع من معاذ" (الترغيب والترهيب ۷-۸ ح ۱/۳۸۳)

المجم الکبیر للطبرانی (156 ح 20/82) میں اس مضموم لہ دوسری سند بھی ہے جس میں عمر بن واقد ہے جس کے بارے میں حافظ بیہقی نے کہا: وهو كذاب" (مجمع الزوائد 4/215) اور ابن حجر نے کہا: "متروك" (التقريب: 5132)



4) مکحول عن ام ایمن رضی اللہ عنہا انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصی بعض اہل فقال: لا تشرك (باللہ شیئاً وان قطعت او حرقت بالنار ولا تفریوم الرضعت وان اصاب الناس موت وانت فیم فاشبت واطح والدیک وان امراک وان تخرج من مالک ولا تترک الصلوۃ متعمداً فانہ من ترک الصلوۃ متعمداً فانہ من ترک الصلوۃ متعمداً فقد برئت منہ ذمۃ اللہ یا یک والنحر فانہا مفتاح کل شر وایاک والمعصیۃ فانہا تسخط اللہ لا تنازع الامر اہلہ وان رايت ان لک اُلفق علی اہلک من طولک ولا ترفع عصاک عنہم وان خضم فی اللہ عزوجل)) (مسند عبد بن حمید المنتخب: 1592، والفظلہ، احمد 6/421 ح 27908 مختصر اوالیسقی 7/304)

یہ روایت مستقطع ہے حافظ ابن السکن نے کہا:

"ہو مرسل لان مکحول لم یدرک ام ایمن" (الاصابۃ ۴/۲۴۳ ت ۱۱۲)

تاریخ و مشق لابن عساکر (۶۵/۱۷۰) میں اس روایت کی سند مکحول و سلیمان بن موسی عن ام ایمن سے ہے۔ یہ سند بھی مستقطع اور ضعیف ہے

3) عن ابی ریحانہ بلنظ: لا تشرك باللہ شیئاً وان قطعت وحرقت بالنار واطح والدیک وان امراک ان تتلی من اہلک و دیاک ولا تد عن صلوۃ متعمداً فان من ترکها فقد برئت منہ ذمۃ اللہ و ذمۃ الرسول ولا تشربن خمرافانہا راس کل خیطیۃ ولا تزادن فی تحوم ارضک فانک تاتی بہا یوم الیقین من مقدار سبع ارضین (اتحاف السادۃ المتقین ۲/۳۹۲)

مجھے اس روایت کی سند کہیں نہیں ملی۔ ایسی بے سند روایات مردود کے حکم میں ہوتی ہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ "فقد خرج من الملة" کے الفاظ صرف عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت ہی میں ہیں، دوسری روایت میں نہیں، اس جواب کے شروع میں یہ تحقیق گزر چکی ہے کہ سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی سند حسن ہے۔

تنبیہ 1) المعجم الاوسط للطبرانی (4/211 ح 3376) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر جباراً)

اس روایت کے راویوں پر مختصر تبصرہ درج ذیل ہے:

1) جعفر (بن محمد الفریابی): کان ثقہ اینا حجة (تاریخ بغداد 7/200 ت 3665)

2) محمد بن ابی داؤد الانباری: اس کے حالات نامعلوم ہیں شیخ البانی کا یہ خیال ہے کہ یہ شخص کتاب کتاب الثقات لابن حبان (9/95) اور تہذیب التہذیب (9/177 ت 312) کا راوی محمد بن ابی داؤد الحارانی ہے (السلسلۃ الضعیفۃ 12/6 ح 2508) ابن الحارانی کی وفات 213ھ ہے۔ تہذیب الکمال (16/324) جبکہ جعفر الفریابی کی پیدائش 207ھ میں یعنی الحارانی کی وفات کے بعد شروع کی تھی۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ ابن ابی داؤد کوئی دوسرا شخص ہے۔ الحارانی کے شیوخ میں ہاشم بن القاسم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

3) ہاشم بن القاسم: ابوالنضر ثقہ ثبت (التقریب: ۷۲۵۶)

4) ابوجعفر الرازی: حسن الحدیث و ثقہ الجھوز

(دیکھے تسبیح الحاجہ: 70 و نیل المقصود: 1182)

لیکن اگر وہ ربیع انس سے روایت کرے تو لوگ اس کی روایت سے بچتے ہیں۔ (الثقات لابن حبان 4/328)

یعنی ابوجعفری الرازی کی ربیع بن انس سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

5) ربیع بن انس: حسن الحدیث ہیں (نیل المقصود 1/47 ح 1182)



(6) انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

تنبیہ 2: عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ والی روایت میں "فمن ترکها متعمدا فقد خرج من الملة" کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مطلقاً نماز (الصلاة) پڑھنا چھوڑ دے کبھی نہ پڑھے تو یہ شخص نلت سے خارج ہو جاتا ہے، معلوم ہوا کہ جو شخص سستی وغیرہ کی وجہ سے کبھی بچار نماز میں نہیں پڑھتا تو ایسا شخص یہاں مراد نہیں ہے۔ واللہ اعلم (شہادت اگست 2004)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 389

محدث فتویٰ